



# لندن فنکار کی بازار

ڈیٹل لی - سعید

تھے۔ یہ ان کا "سرک سے جمع کیا گیا وہ خام مال" تھا جسے اس نو ترتیب دے کر وہ خوبصورت کولا جوں میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ اسکا رف نے اپنے کمرے کے ڈبل پر تقریباً دو درجہ جن کولا جوں کی نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ وہ اس نمائش کے انعقاد پر بہت خوش تھیں۔ چند ماہ بعد میں نے ان کولا جوں کو تحریم کیں وہی ایک آرٹ گلری میں بر سر نمائش دیکھا اور بی بی سی پر بھی دیکھا۔ ایشی میں جہاں کہیں بھی وہ گیکس، انہوں نے فضول چیزوں جمع کیں، ان سے نیچس دیدہ زیب کو لان بنائے اور دوستی کا حلقو سمجھ کیا۔ ان کا یومیہ بجٹ مخفی دس ڈالر تھا۔ کبھی کبھی اپنے کولا جوں کو فروخت کر کے اپنی ضرورتیں پوری کرتی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ویب سائٹ کے ذریعے انہوں نے کس طرح اپنا ڈیجیٹل کیرر خریدا۔

ان کے فن کی ابتداء اس وقت ہوئی جب وہ ایک مہاجر فنکار کی حیثیت سے تجوہا، میکس کو میں ۱۹۹۰ کی دہائی کے وسط میں اپنا ذخیرہ بیع کیا کرتی تھیں۔ اپنے قتنی بیان میں وہ کہتی ہیں: "سب سے پہلے میں نے متروک اشیاء مثلاً یوتکوں کے ڈھکن، پوپ ناپس، ناخن۔ اور وہ عمومی اشیاء جمع کیں جو دنیا میں ہر جگہ سڑکوں پر پائی جاتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ یہ چیزیں ہم عصر کلچر کی آئینہ دار ہیں۔ یہ دو گلوگاہ، جیونگ مم، ماجس کی ڈیباں، اگر تھی کے پیکٹ، اخباروں کے گلزارے وغیرہ شامل

**ذیں** دہلی کے ایک پر رونق بازار پہاڑی گنج میں چوپا یوں، سائلکل رکشوں، پٹری کے بساٹیوں اور شالوں میں لپٹنے راہ گیروں سے بچنے تھاتے گزرنے والی اس مختصر قد و قامت لیکن پرنور پھرے اور سنہرے بالوں والی امریکی عورت کو پہلی نظر میں کوئی شخص دیگر سیا جوں سے محیر نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ دوسروں سے اس طور پر مختلف ضرور بے کہ چلتے وقت اس کی نہیں فٹ پا تھوں کا طواف کرتی رہتی ہیں۔ کوئی بھی روزی کاغذ کا گلکار اظہر آیا کہ انہوں نے اسے اٹھا کر اپنے شانوں سے لٹکتے جھوٹے میں ڈال لیا۔ میں لاس ایچیلیز مقیم کو لانچ آرٹ مارچی اسکا رف سے چلی بارس ۲۰۰۲ کے موسم گرمائیں دھرم شاہ، ہماچل پردیش کے الفریں کوریستور اس میں ملا۔ وہ اس وقت اپنے غیر ملکی دوستوں اور ہمسفروں کے ساتھ تھیں۔ وہ ہندوستان پر فریقتہ تھیں اور انہوں نے بہت سی تصویریں اور "سویٹنگ" جمع کرنے تھے۔ وہ کرائے کے ایک کمرے میں مقیم تھیں جو ان کا اسٹوڈیو بھی تھا۔ یہ اسٹوڈیو ان کے سویٹنگ کے مزاج کا آئینہ دار بھی تھا۔ یہاں سڑکوں کے کنارے سے جمع کی گئی اسکی جیزوں کا انبار تھا جسے عام ہندوستانی کوڑا بھی کہ پھیک دیتا ہے۔ اس میں سگریٹ کی ڈیباں، بیزی کے بندل، جیونگ مم، ماجس کی ڈیباں، اگر تھی کے پیکٹ، اخباروں کے گلزارے وغیرہ شامل

میں نے دیکھا کہ یہ چیزیں ہم عصر کلچر کی آئینہ دار ہیں۔ یہ دور گلو بلاائزشن کا ہے



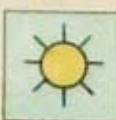
بھی سیکسن کنیگر

مارجی اسکارف اپنے کولاج  
کے لئے دھرم شالہ، ہماچل  
پردیش میں سڑکوں پر سے  
استعمال شدہ سامان چنتے  
کے بعد مصروف کار۔



دی کائٹ فلاورس

## WEATHER



**FORECAST:** Partly cloudy sky. Maximum and minimum temperatures will be around 30 and 15 degree C.

**TEMPERATURE:** Maximum

temperature on Thursday 27.0 and minimum 16.4 degrees C (minus 1).

**میسماں**



**FORECAST:** Clear sky. Maximum and minimum temperatures will be around 33 and 17 degrees C.

**TEMPERATURE:** Maximum

temperature on Sunday 33.5 degrees C (plus 2) and minimum 16.4 degrees C (plus 1).

## WEATHER



**FORECAST:** Partly cloudy sky. Thunder development possible in some areas towards evening.

**TEMPERATURE:** Maximum

temperature on Thursday 28.8 degree C (plus 1) and minimum 10.1 degree C (minus 4).

اُدھِکتام تاپماں 36.3 دن سے

نیوٹام تاپماں

27.8 دن سے

سُریوندی

5.49 بجے

سُریانسی

7.03 بجے

نیوندی

17.56 بجے

بدر اسٹ

1.39 بجے



MOS 02

نائٹ جونی

"ہر روز میں سرکوں کے چکر لگاتی، مواد جمع کرتی اور ہر روز انھیں آرٹ کی شکل میں پیش کرتی۔ ایک دن میں نے اچھے تم کے جوتے پہنے اور سڑک پر درستک تکل لگتی۔ ایشیاء جانے سے قتل تک میں مواد جمع کرنے کے تعلق سے یہ بات یکھلی تھی کہ وہ بہت بلکہ ہوں اور سفر میں انھیں آسانی کے ساتھ لے جایا جاسکتا ہو۔ میں نے کانڈے کے کلے، سگریٹ کے چکٹس، ماچس کی ڈیپیاں، آنس کرم کے لفافے، اگرہی کے چکٹلے، سکنکوں کی پر چیاں جمع کیں اور ان سے رزو کو لا جانے کی شروعات کر گروی۔" زیادہ تر کو لا ج کا سائز  $10 \times 10$  سینٹی میٹر ہے اور ان کے بقول "میں نے دانت طور پر ان کے سائز چھوٹے رکھ کے ہیں کیونکہ انھیں لے کر مجھے سفر کرنا ہوتا ہے۔" در حقیقت وہ انھیں ایک چھوٹے سے سوت کیس میں رکھتی ہیں۔ ایک بار نیپال میں چوروں نے ان کا سوت کیس یہ سمجھ کر چرا لیا کہ اس میں بیش قیمت چیزیں ہوں گی۔ لیکن جب انھوں نے اسے جنگل میں لے جا کر کھولا تو حیران رہ گئے۔ اسکا فریضہ اس

واحد کو بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں، "ذرائع کی وجہ سے کچھ کیجھ کر کر کے اس کو کس قدر حیرانی ہوئی ہوگی جب انھوں نے سوت کیس کو بوسیدہ کاغذوں اور تصویروں سے بھر پایا ہو گا۔" ہوئی کے ایک طازم کو وہ سوت کیس ملا جسے اس نے اسکا فریضہ کو واہیں کر دیا۔ اس کی ہر چیز اپنی جگہ برقرار رکھی۔ اسکا فریضہ اپنے کو لا جوں کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان کا "خام مال ایشیا میں سرکوں سے حاصل کیا گیا ہے۔" اور اس کے حصوں کی خاطر جو غریکیا گیا ہے اسے ایک فونکار کی یاترا کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ سن ۲۰۰۳ میں، امریکہ و اپنے آکر وہ اپنے فن کا مظاہرہ لاس انجلیز کی کو لا ج کا سائز  $10 \times 10$  سینٹی میٹر ہے اور ان کے بقول "میں نے دانت طور پر ان کے سائز چھوٹے رکھ کے ہیں کیونکہ انھیں لے کر مجھے سفر کرنا ہوتا ہے۔" در حقیقت وہ انھیں ایک چھوٹے سے سوت کیس میں رکھتی ہیں۔ ایک بار نیپال میں چوروں نے ان کا سوت کیس یہ سمجھ کر چرا لیا کہ اس میں بیش قیمت چیزیں ہوں گی۔ لیکن جب انھوں نے اسے جنگل میں لے جا کر کھولا تو حیران رہ گئے۔ اسکا فریضہ اس

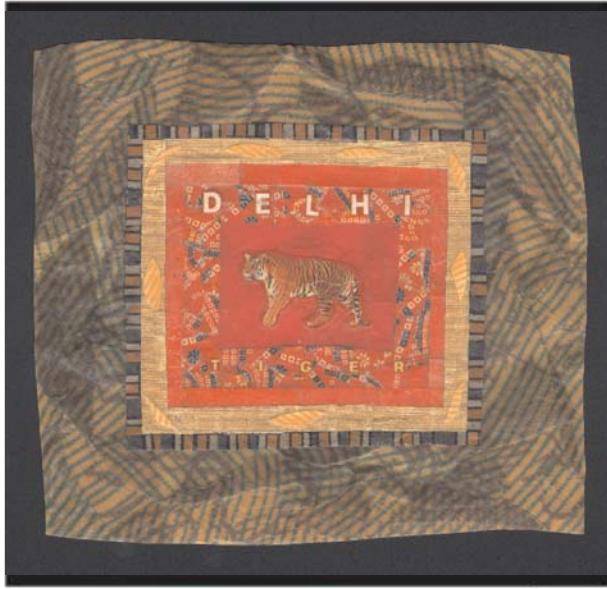
ایشیا میں جہاں کھیں بھی وہ گئیں، انھوں نے فضول چیزیں جمع کیں،  
ان سے نہیں دیدہ زیب کو لا ج بنائے اور دوستی کا حلقة وسیع کیا۔



جوکر ہارت



پش



دہلی ٹانگر



سوپر لونس

درج لگتی ہیں جس کی تصویر اگرچہ کے پیکٹ پر بنی ہوتی ہے، تو بھی وہ اس چیزیا کی طرح گنتلتی ہیں جو بلکہ دیش کے دورے ہے کے نوٹ پر ایک شاخ بُجھ پر جھوٹی رہتی ہے۔ اور بھی وہ اس کسان کی طرح اپنا سفر جاری رہتی ہیں جو بلکہ اپنی گڈڑیوں پر اپنا سفر اس امید پر جاری رکھتا ہے تاکہ ان گنت سورجوں سے درخشاں پر اسرار تاج محل تک پہنچ سکے۔ ان کے ”رات کا سفر“ نامی کولاج میں یہ مظراً ایک اخباری تراشے سے لیا گیا ہے جس میں موسم کا حال بیان کیا گیا تھا۔

جب یہ معلوم ہوا کہ دینسر سے جنگ لڑ رہی ہیں تو واشنگٹن میں قائم نیشنل پیک ریزرو کے نئی نمائندے، فلپ ریوز نے مارچ میں ان کا اخذ و بولیا۔ ریوز نے کہا کہ ”مارچی نے لوگوں کے سازدہ کے تاروں کو چھوپا دیا“ کیونکہ سامنیں کارڈ عمل اس قدر لوٹا جیز تھا کہ یہ این پی آر ویب سائٹ ([www.npr.org](http://www.npr.org)) پر سرفہرست ای۔ میں استوری ہن گئی تھی۔ اسکارف کی کہانی آن لائن سنی جا سکتی ہے۔ خود ان کی اپنی سائٹ [www.margischarff.blogspot.com](http://www.margischarff.blogspot.com) بھی ہے۔ □

دوسری نمائش ۲۰۰۶ کے اوخر میں لاس انجینیریز کے ایل ۲ کمپنی پریمی گلبری میں ہوگی۔ سڑکوں پر سفر جاری رکھتے ہوئے اسکارف نے گذشتہ سال ایک بار پھر ایشیا کا رخ کیا۔ انہوں نے ہندوستان اور چین کے دورے کئے۔ حال ہی میں انہوں نے امیر بیکن اسکی اسکول، بھی دہلی میں ایک آرٹ ورکشپ کا اظہم کیا۔ علاوہ ازیں ۲۰۰۳ میں نئی دہلی کے عسکری کینڈر شافتی مرکز میں وہ آرٹسٹ۔ ان۔ ریزیڈینس کی حیثیت سے مقیم ہیں۔

مارچ میں، دہلی میں قیام کے دوران اسکارف پیار پڑ گئیں۔ انھیں احساس ہوا کہ وہ ”دہلی بیلی“ یا ”سیاحوں کے دست“ کا شکار ہو گئی ہیں۔ لیکن لفیٹیش سے پیدا کردہ انھیں رحم کے کینسر جیسا موزی مرض لاحق ہو گیا ہے۔ حالانکہ ان کا کیوں تو پھر بھی علاج جاری ہے لیکن پھر اسے جہاں وہ رہتی ہیں، کے نادار بیٹھنے کے لئے تحریری ورکشپ کا اظہم کرتی رہتی ہیں۔

گوکہ اسکارف اب بھی سڑک پر اپنا سفر جاری رکھتے پر ہر دم آمدہ دیوار رہتی ہیں لیکن وہ ایک نامعلوم شاعر کی سطریں دہراتی رہتی ہیں: ”اب کوئی راہ رہنمائی نہیں کرتی، راستے پیچے چھوٹ گئے ہیں۔ اب غریب داد خود عنہ سفر سے عاری ہے۔“ بھی وہ شاید سازی میں ملبوس اس رائی کی

ذیلیں لی بھر، کھمڑہ و تیم ایک آزاد صحافی ہیں۔